السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وضو کے بعد دو رکعت ادا کرنے کی شرعی حیثیت واضح فرمائیں، بعض لوگ عصر کے بعد بھی وضو کی دو رکعت پڑھتے ہیں، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں اس الجھن کو دور کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

وضو کے بعد دو رکعت پڑھنا احادیث سے ثابت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ مکمل وضو کیا، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا اور آپ نے فرمایا تھا: ''جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر اس نے دو رکعت ادا کیں کہ پڑھتے وقت دل میں دنیاوی خیالات پیدا نہیں ہونے دیے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف فرما دے گا۔'' [صحیح بخاری: ۱۶۴]

اسی طرح حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر مکمل توجہ کے ساتھ دو رکعت پڑھے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' [صحیح مسلم: ۲۳۴]

صبح کی نماز کے بعد ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے بلال! تم کس عمل کی وجہ سے جنت میں میرے آگے آگے تھے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے چلنے کی آواز ضرور سنی اور آج رات بھی اسی طرح ہوا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تیرے چلنے کی آواز سنی، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے جب بھی اذان کہی، اس کے بعد دو رکعت ضرور ادا کیں اور جب بھی میرا وضو ٹوٹا تو میں نے دوبارہ وضو کیا تو دو رکعت ادا کیں، میں نے یہ ذہن بنا لیا ہے کہ دو رکعت پڑھنا اللہ تعالیٰ کا مجھ پر حق ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہی دو رکعت کے پڑھنے کی وجہ سے تم جنت میں میرے آگے آگے تھے۔'' [مسند امام احمد، ص: ۳۶۰، ج۵]

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وضو کے بعد دو رکعت ہر وقت ادا کی جا سکتی ہیں، اس میں ممنوع اوقات کی بھی پابندی نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب بھی وضو ٹوٹتا تو وہ ہر مرتبہ وضو کرتے اور وضو کے بعد نماز پڑھتے، خواہ کوئی بھی وقت ہوتا۔ [فتح الباری، ص۳۵، ج۳]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے کہ سنت وضو ہر وقت پڑھی جا سکتی ہیں، اگرچہ ممنوع اوقات میں سے کوئی وقت کیوں نہ ہو۔ [الاختیارات، ص: ۱۰۱]

واضح رہے کہ مطلق نوافل ممنوعہ اوقات میں ادا کرنا منع ہیں، البتہ جن نوافل کا کوئی سبب ہو جنہیں فقہاء کی اصطلاح میں ''صلوٰة سببی'' کہتے ہیں، انہیں ہر وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام نووی رحمہ اللہ کے حوالہ سے اس کی تفصیل لکھی ہے۔ [فتح الباری، ص: ۳۵، ج۳]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2، صفحہ: 84